رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجّہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ بیہودہ حکایتوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شکایت امور پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ دوسرے اس جنس کی نقلیں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شکوہ نہ کیجئے۔ درجم کی بیس پر چہ بڑھا دیجئے ایسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ ماہ کی رعایت بے رو رعایت کہئے جتنی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی معلومات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو بہ ہفتہ کے اندر مع زر چندہ سمجھکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناظرین شاہ سلامت۔ بہر حال ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھیجیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ ورنہ عدم نہیں تو تدبیر کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا طرفداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب ڈاکیہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے رونگٹا نے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا کرے یا وہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی خریدنے کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی اصلاح کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ — نمبر ۳

مضامین

۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء

رنگون رنگین

صلح الاقوام مولانا ہیچ - اہل علم بعد سلام
آپ جانتے ہیں ہمارا رنگون تو رنگین ہی کوئی بات نہیں ہر چیز
ہے اسی رنگ میں رنگی۔ جاتا ہے جو یہاں ہی آپ کا
اتفاق ہے۔ کشمیر کی تعریف میں عرفی نے مبالغہ سے
کام لیا ہے یعنی وہاں جو تا تیتر ہوا پر نکال کے
بیٹ پروں چھپے گئے۔ ہنس جیسے فشک سینڈک
کی خاک برسات کے پانی سے۔ ہم اپنے رنگون کی
رنگینیت میں شاعرانہ مبالغہ سے کام نہیں لیتے جبکہ
بنی جاتی ہے یہاں آ کے دیکھئے بھی جو پرید سال کر
تھے۔ وضو و غسل کی ضرورت ہو ہر کام میں ہی
تھوڑی دیر کے واسطے جوان ضرور ہو جانے کا بنیادی
روایات کے مشتہار کی تحریر اکثر چھوٹے ہوتے ہیں۔ اگر
سیاہی نے ایک مردہ بھی کبھی زندہ نہیں کیا کفن
کی مصیبت سہو جنسل وہ کفن میں پسینہ جیسی بھگو
و کر دو کردو۔ گرمیاں وہی ڈھاکہ کے تین بات
تسلیم نہیں ہوتا۔ جھونپڑی کی فلاح شہر نہیں بنتی۔
اسکے برعکس ہمارے شہر کا دریاں رو پیل بجا جسم
حیوان و انسان کی رال ٹپکی پڑتی ہے جیسیوں کی
مشہور شیر یاد کیا (تحریک الاردو) میں دریان
عاشق کا حال لکھا ہے کہ ایک متمول سوداگر جہاز پر
کروڑوں کا مال لاد کے آیا پہلے پہل جو دریان کی
نفیس خوشبو دماغ میں گھسی تو لنگا موڑ کر اور شیر
کی بوئی پر جلے تو گھر والوں بعد اسکی خوشبو سے ماؤس
ہو گیا سو تھی عادت کی شرمات منتقل ہوتی ہے۔
تنبا کو پیتے کھانے کا اتحاد ہی میں ہی مبتلا ہے
خراب کا پہلا گھونٹ ہی آنکھوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔
اگر کسی وہ کھانا کی لیمی رو دھن سے بچے یا بیکار فرض ہو

حضرت مرشد پیالہ جی کراں قدر سے ایک کے بعد
عروس و نشاط انشاء اللہ ساک کی وقت بڑھنے کا ہے ایک
چمن تر آئے گا۔ بجنس عزلت حضرت آدم حضرت
نوح علیہ السلام کی طرح ہو دمشق رہ گئے اور اپنے والد
عشرہ جبکہ مرد ہی کا عیب دھرتے ہیں کہ ان کا
نے عورت کی جانب التفات فرما کے جنت سے روانہ کی
آدمیں کی ان کا بھی یہی حال ہے غیر آدم بر صرف
کا بر صاحب دریان سے اس حد تک افسوس ہو
کہ ہماری لیمی پر بھی تیج نے دریان کھا گئے یہاں تک
کہ جاڑے میں دریان خرچی کے نذر ہوا۔ سب عوض
دام سے جو قرض لیا وہ جلدیا۔ پھر وقت آنجہانی سید
کی لنگوٹی باندھی دریان کے درخت کے نیچے دھونی
رما کے بیٹھ گئے اور دم وقت وصیت فرمائی کہ دفن
بھی اسی پیڑ کے نیچے ہو خدا رحمت کرے
سچ ہے۔ یہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شاعر تھے
انھوں نے کتنا فرمایا تھا

اذا مت فادفنی الی جنب کرمۃ
تروی عظامی بعد موتی عروقہا
ولا تدفننی بالفلاۃ فانی
اخاف اذا مامت ان لا اذوقہا

دکھیو مرد لنگر کی کی میں دفن کر دینا کہ ہڈیاں
پیالک رس چوستی رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ چٹ پر میدان
میں دفن کرو اور بعد اسکے ذائقہ سے محروم ہو جاؤں
گر عاشق دریان نے شاعرانہ خیال کو عمل کر دکھایا۔
ہے کوئی شہر ملک یا اقلیم جو ہمارے ملک کا مقابلہ
کرے ؟ مجبور اور اگر سب بھی الدام کی جال نہیں
کر اسطرح کا ایک عاشق بھی دکھا سکیں جس نے زیر
جان دی ہو۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ نیست

سب دنیوا لا قدرۃ نشاط انگیز ہو کسی کے بس کی بات
نہیں چنانچہ ہماری رنگین بیان ایک خواب سید باغ
تصوف میں گئے سرعد ہوا سے رنگون و ہر چیلہ کا
واقعہ بیان رقم فرماتا ہے کہ جب دنیا سے حضرت شاہ
رخصت سفر ہونے کی تیاری کی اور چل چلاؤ کا ہنگام

یہ نکتہ رنگون میں دس سال سے قبل خیلہ کا
بنگالہ کی حد ایک شکل ہو ہی خیلانی ہو رہی
کرتی ہو کی گنبد دماغ میں گونجتی تو بیرونی جانب آ گئی
عصائے شکار خیمہ کا اٹھا اور سب جا کر دریا کے پیر ڈنگ
کا استقبال کرنے پر چڑھ گیا۔ اللہ اللہ

صبح الازم گرفتہ خم زلف بلند تو
زنہار از تطاول شکیں کمند تو

وہ وہاں شیخ و شیخ زادہ ہو جانا سب ہوسہ کا بڑا سبب کر کر
بنگیسہ وں کے گروہ پاسے جب نمرانے تو پریوں کھل
گئے سے وہ بنا نے ہر روز شب کا تماشا اور اس میں کالی
زرد یان و ظلمت کفر کی پورٹی بیٹھا تھے وہ خیلہ کیفیت
دب بیعل اس طرح لپٹا تو رستہ کا دل کبھی چمکتا کبھی اچکتا
مولانا ہیچ - آپ کے نامہ نگار کو دقتیں سے عادت
ہے صلح کے پیروں سے عاشق۔ دو مشتعلیں احسان کے
تقاضے سے وحشی جو نہ تہ شکنوں سے ہمدردی۔ ان سب
کا اختیار ہے کہ چاہیں تو تجھے اور رہنے سے گرائیں اور نہ
چاہیں تو قلب میں بیٹھا سے اور بھی قیمتی بنائیں۔ اور شوے
جگر کیں بیٹھ سے بند تجھے کھڑے کر دیں۔ بیڑ جب بھی
آپ بھی ان کی دلچسپی کی باتیں ہیں

اپنا ہے یہ طریق کہ اپنا ہے سے ہیں
بختا وہ دو طریق جس کے ہم سے ہیں

البتہ بحیثیت مصلح قوم میں جانب کو یہ ضرور آگاہ کرونگا
جو لوگ دنیا سے بیزاری کا دعویٰ کرتے ہیں ان پر بھی
ہمارے رنگون کی رنگینی اثر کیے بغیر نہیں رہی۔ خصوصاً
حضرت کا یہ خرقہ سالوس رنگیے اور ہانگ کوب گیسوئے
پر نظر کیجیے کلب گھروں میں صحبت کرانے کا خیال نہ آئیگا۔
جس طرح رنگون کے اپنے شہروں میں دیکھو ہمارا
مضمون سر خشا دین شہزادہ مصلی رنگینیاں اور ہوں کے
کسب ہیں ہیں۔ یہ کلب سوداگری محل بھاون تو جہاں تک ہو
بانداں خط فرحت طبع و بیماری ہو جس حاصل کرنے کے لیے
کھول رکھے ہیں۔ ان میں عاشق کھیلے جاتے ہیں ہر خواہ
عاشق پر اعتراض کیوں ہے ؟ مولانا ہیچ خراب کا دور چلتا ہے
دھو دھو سگر کی حالت کیونکر چھپا ہو ؟ مولانا ہیچ اکثر ہوتا
ہے وہ اہل رقص فرماتے ہیں معاذ اللہ خدا وہ ہر قطعہ
میرے بچے بیچ مولانا ہیچ تو ان کی ہی ہوتی ہے ٹھہرے ہیں

وہ بھی ہیں [illegible] تمیز و زبان ہو چکی ہے ایسے اشغال کیا کرو نہیں [illegible] ہوا ہے وہ تو ہر [illegible] دور [illegible] ہے اور [illegible] ایسا نہیں جہاں گلیوں میں [illegible] ہو گا [illegible] ہم بھی [illegible] ہوں وہ گلا [illegible] نہیں جا سکیں (وہ پنچ)

مادری کہتا ہے کہ ایک ایسے ہی [illegible] خاص [illegible] باختصاص خدا [illegible] کی ضیافت کی [illegible] کیا آپ چاہتے ہیں کہ مسجد میں ضیافت ہو گی؟ (وہ پنچ) [illegible] علامت [illegible] ایک [illegible] زندگی کا اخلاق [illegible] فطرت [illegible] کر سکتا ہے [illegible] زندگی کا ہم [illegible] تھا پھر [illegible] شباب میں [illegible] کا جلوہ دیکھا ہے (وہ پنچ) [illegible] کی [illegible] طائی کی [illegible] مسز [illegible] [illegible] سرور [illegible] چھیل چھبیلی [illegible] حضرت ہم [illegible] عقل کی [illegible] کے قائل ہو گئے کیا معنی کہ جیسے ہی [illegible] صاحب نے [illegible] منہ کھول کے [illegible] ساڑھے [illegible] رپیہ بھی ایک [illegible] کا کم [illegible] کے جیب سے [illegible] میں گھس گیا [illegible] [illegible] ایسی [illegible] کر کے [illegible] دعوے [illegible] کرنے کا [illegible] ہم ڈھونڈنے کا وصال [illegible] انسان [illegible] کے [illegible] ہو گیا [illegible] تھا [illegible] ہے [illegible] ابھی کیا ہے [illegible] گے کہ [illegible] میں [illegible] آپ [illegible] گھس [illegible] کسی [illegible] گی [illegible] پیدا [illegible] کی حالت [illegible] ہو [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] حضور کے [illegible] گیاں ہیں اور [illegible] موسمی کا جواب [illegible] اگر [illegible] ہے لیکن حضور [illegible] ہے [illegible] صورت [illegible] کر [illegible] حضرت [illegible] کا [illegible] ظاہر ہو [illegible] کی شکل [illegible] کر لیں [illegible] جا سکے [illegible] مانے گا یہاں تو ہم [illegible] نہیں ہے۔

ہمارے [illegible] کی [illegible] ہمارے حضور [illegible] دست [illegible]

قیامت ہو گئی بر پا جو نہی اس نے نقاب اٹھا



[illegible] ایک پارچہ جات [illegible]
شنیدی؟

[illegible] بھی [illegible] ایک روایت [illegible] ہے [illegible] عقیدہ حضرات [illegible] کی [illegible] بارگاہ میں کسی [illegible] بات کی [illegible] کی [illegible] اگر [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ہو گے [illegible] اگر [illegible] کر دیا۔ [illegible] مضمون نگار [illegible]

[illegible] رنگین [illegible] میں [illegible] بازار سے آئے [illegible] یہ ہم [illegible] کی بات نہیں [illegible] بار [illegible] درگاہ کے بارے میں [illegible] وہ ہم [illegible] صاحب [illegible] تھا۔ [illegible] میں [illegible] گئے

[illegible] درگاہ [illegible] جناب [illegible] صاحب کے [illegible] ان دنوں درگاہ شریف میں [illegible] ظاہر [illegible] شریک ہوتے۔

آج [illegible] جب [illegible] رمضان [illegible] شب قدر [illegible] کیا [illegible] شریف [illegible] بزرگ [illegible] خراب کیا [illegible] بھلا [illegible] کیوں ثواب آخرت جمع کرنے کا سامان مہیا نہ فرمائے۔

اے [illegible] اگر [illegible] عبادت ہے تو [illegible] پانچ وقت [illegible] کا حکم [illegible] کی [illegible] چھوڑ کر [illegible] ورنہ ہم لوگ قیامت کے دن [illegible] کر [illegible] اور ہم [illegible] کیوں روزہ [illegible] نماز [illegible] دل [illegible]؟

دانا بینا

[illegible] کی کل جلدیں [illegible] طلب [illegible] قیمت [illegible] [illegible] لکھنؤ۔

ظرائفِ سالِ نو

نمبر ۳

(۶) دکن پنچ :-

حکیم ... صاحب وکیل و ایڈوکیٹ حیدرآباد دکن اس ظریف رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ یہ رسالہ ایسے مقام سے نکلتا ہے جہاں تحریر ... اور ... تحریر کے فرض ادا کر سکتا ہے ... کے باہر نکل کے ... میں رہنا اور ... ہے پرچہ۔

لہذا ... کیسا قیمتی ہے کہ دکن پنچ کی ... کی اصلاح ... اسی وقت تک ... ہوگا جس وقت تک ... کے ... کوئی ... آتے ہیں۔ ... کے ... حالات پر ... ہیں! استغفراللہ

تحریر ... کا ... دوم ... ہاتھ کے باہر نکل جاؤ ...

دکن کی ریاست پر موقوف نہیں تمام ہندوستان کی ریاستیں خدا کے فضل سے آئینہ ہیں ... کے آئینوں سے نرالا ہے۔ آئینہ حسن ... صاف صاف بیان کر دیتا ہے ... اور برائی ظاہر کرنے ... کی تاب نہیں رکھتے۔ انتظام کی خرابی کا اظہار ... کی نفعت کا باعث ہے ... ضرور ... نئی بنائی بات ہے ... کسی ریاست میں ... ان کے خلاف ... ہو حاکم ... کی طبع ... سال تک ... قدم نہ رکھا۔

حکیم صاحب نے ... خوش ... ایک ظریف ... کے فرائض منصبی سے واقف ... ہے جو ابھی کمالی ... کے علاوہ ... ہے ... کے عنوان سے

جو ... ہے ... کے ... کی صورت میں خوش حسن کا شغل ہے ... کی صورت بھی ضروری ہے ... اس ... کے متعلق ... پر ... الزام صحیح ہے کہ قدرت نے جنس ... کے فرائض تقسیم کرنے کے بعد ... کا شغل کیا ہے ...

کابل میں نئی روشنی یا تہذیب کا ادھیر



مردوں کا ... کی مخالفت کرکے ... محروم رہیں گے۔ قدرت کا منشا کبھی ... متحدہ تصدیق ... آتا ہی ... ہوا ہے۔ یہ مضمون اکبر ... کی نظموں کے ... کیف ... مضمون میں بہت ... ہیں ... قرات ... کر ... ریاست کی ... گیا ...

بہرحال جہاں دکن پنچ ... بڑی ضرورت ہے ... سکتا ہے

(۷) نقابِ دوام :-

چھوٹی سی خوبصورت کتاب ہے ... اسلم صاحب ... کے مصنف ہیں۔ اس کی قیمت ایک روپیہ ... سے مل سکتی ہے ... بحث نرالا نہیں ... کی بات ... جن لوگوں کو کسی مذہب سے تعلق ہے وہ مرگ ظاہری کے بعد ایک دوسری زندگی کے قائل ہیں۔ ... کسی ... کا اتفاق نہیں ... کیا حال ہے؟ اس خواب میں ... صورتیں دیکھی ہیں خواب کی آنکھ اور بیداری کی آنکھ میں فرق ہے۔ تو ... کی حقیقت ... ہم خواب کے بعد بیدار ہوں گے اور ... ہو جائیگے جن کے بارے میں ...

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب ... آنکھیں ترستیاں ہیں

تو ... اس عالم سے ... جا پہنچے ... یہاں سے ... کا تفصیلی علم نہیں تو اجمالی علم ضرور ہو جائے گا ... یہاں ... تو وہ سرسری بات ہے ... سب ... ہو چکے ہیں ... ان ... کے اقوال سے ... کا یقین ہے ... نہیں ہیں ... خاص ... مبہم ہیں ... پہیلیاں ... پہیلیوں میں فرق ہے ... اور ... فرق ہے جو معجزے اور شعبدے میں ہے۔ اسلم صاحب نے ... قطع تعلق ... رشتہ ... آرٹلڈ، بیکن، ... اور ایسے ہی ... کے اکثر ... ہے ... کتنی ...

جنھیں الہامات قدیمہ ہے لیکن دوسری زندگی بھی
خالی ہے وہ بھی نہیں۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ
جس سے مرغوب ہوں اور مجھے اس سے تعلق ...
کر لگاؤ ہے وہ بھی ہو گی ہی ہوں گی۔ آخر کار
صد تہذیب مرزا اور ذات ہوتی ہے۔
شعراء اور مظاہرین کا دعا نے کہ غیر قطعی تسلسل کو
مادی تسلسل پر قیاس کرنے کے بعد اس وجہ کہ ہیں
ہو گئے کہ روح باقی ہے علاوہ کے زیادہ وزن حادث ہے
غیر مستحق ہے۔ ... ہی رہ پائی
نام دوام سکتی ہے۔ ... الفاظ ...
وغیرہ مظاہر صد قسموں کی ہے جس چیز کو فنا کے سے
تعبیر کرتے ہیں وہ آنا ہے ... رفتار ... ہے تو یہ غیر
مظاہر ہے مرنے کے بعد روح کو اپنے جسم ... تعلق
حیثیت مد نظر سے سابقہ ہوتا ہے۔ جیسے کوئی حجاب
حجاب ہے ... کرے۔ اس حال کا مسئلہ ہے
نہیں کہ غیر کانی ریاضت کیجیے اور اپنے جسم مثالی کو
جسم عنصری سے جدا کیجیے کہ یہی آجائے۔ اس
بحث پر قدما کی صد کتابیں موجود ہیں ...
سے قریب زعماء ایک (فرضیہ) کے اقوال ...
شکر ہے کہ اسلم صاحب نے حکماء یورپ کے علمی
اقوال نقل کرتے ہیں چنداں شرعی مخالفت نہیں
کی۔ شکایت ہے تو یہ کہ انھوں نے برمحل و بے محل
بے دھڑک سر ڈاکٹر اقبال کے اقوال و اشعار تک
فرمایا ہے ... عادت سی ہو گئی ہے
کہ جس بات سے واقف نہ ہوں گے اس کے جاننے کا
دعویٰ فرمائینگے۔ جو نسبت خواب کو بیداری سے ہے
وہی نسبت شاعری کو حکمت سے ہے۔ ڈاکٹر اقبال
کا جو حال شاعری میں ہے وہی حکمت میں بھی ہے۔
یہ بھی بڑی بھاری اُن کی علامت یہی ہے کہ دوسرے
کی سمجھ میں بھانے پر بھی نہ آئیں۔ ... الفاظ و محاورات
مطلب سے اکثر دور رہ گئے ہیں۔ ... الاخلاق
... فتوحات مکیہ وغیرہ ...
مشہور کتابیں دیکھنے کے بعد اگر یہ کتاب ...
تو ایک چیز ہوتی۔ مگر ... آخری ... کی طرح
جو الفاظ ... کی جانب توجہ کی جاتی

اسلم صاحب جیسی ایک غیر فلسفی کی قوت سے
شائع ہونے کے یہ کتاب لکھی ہے اور اس امر کا ...
کرنے کی کس قدر خوبی ہے کہ جلدی (رضائے مستقیم) اور اپنی
عمر عزیز صرف ... تحصیل حاصل ہے۔ حضرت
اس میں شک ہی کیا ہے کسی کی مجال ہے جو روح
کا انکار کرے۔ اللہ میاں کی ذات کا انکار آسان
ہے مگر روح کا نہیں۔ بہرحال سال بھر کا یہ تحفہ بڑا
نہیں۔ اگر ہم قبول ... اور خوش ...
... ہو جائے گا۔

منطق آرا بیگم بنام آغا امان اللہ خاں

(نمبر ... جنوری ۱۹۳۳ء)

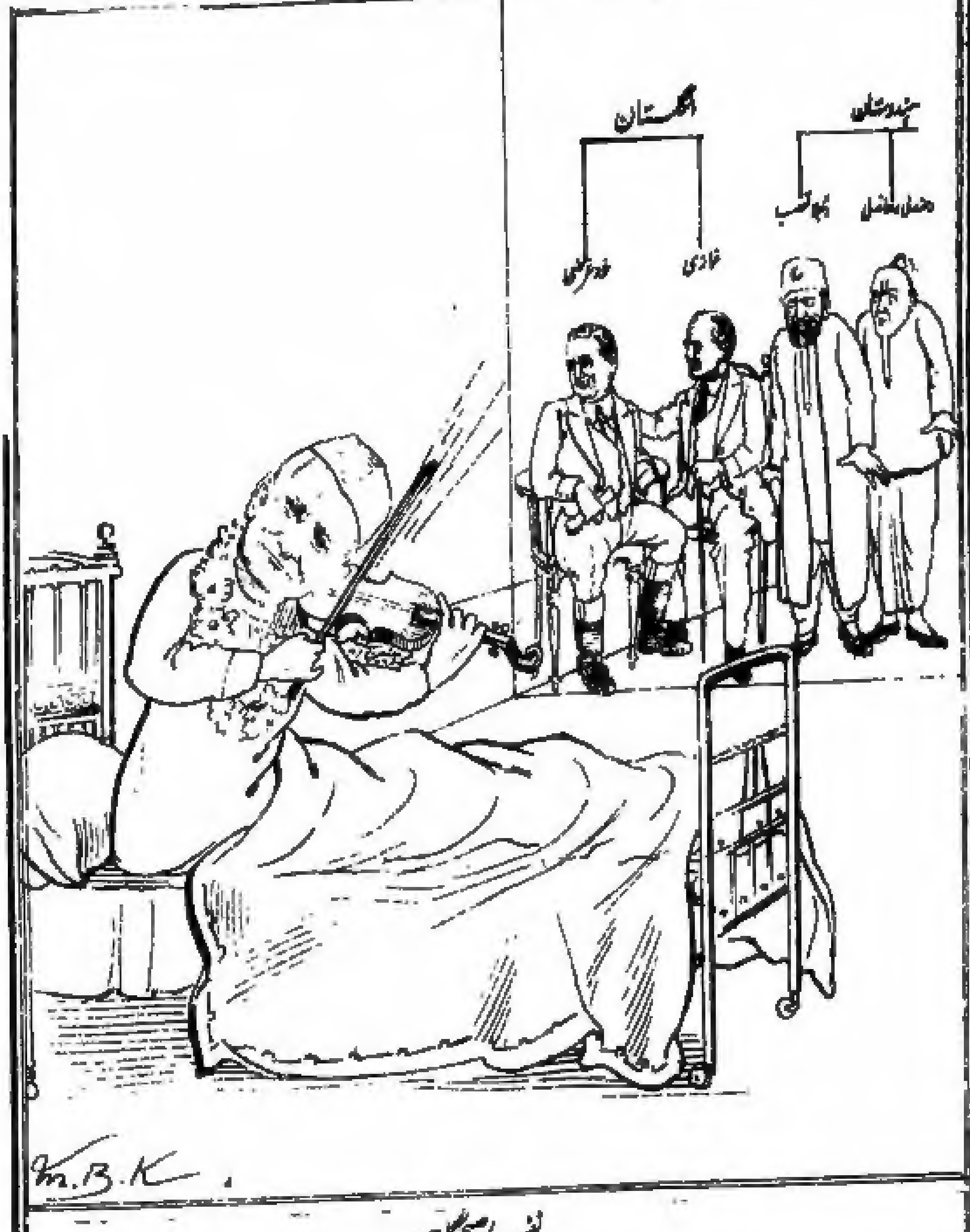
آغا جانی!

میں نے ... منطق کے مطالعہ میں صرف کی
گزشتہ جاننا ہے کسی کتاب میں یہ نہیں پایا کہ غیر داڑھی
منڈوانے نقاب ترچھ ہیٹ پہنے ہو یہ تہذیب کے
لوازم سے نہیں ہو سکتے فرنگی کی روشنی ...
... روشنی حضرت ...
کان کن کسی داڑھی منڈانے ہیٹ ...
لگانے والے کی محتاج نہیں۔ یہ باتیں عقل کی محتاج
ہیں داڑھی اور عقل میں تباین ہے ...
میں سنا تھا بلخی سے خلیفہ مستعصم باللہ نے کہا تھا
بے شک ... "تیری داڑھی لمبی ہے مگر ..."
لمبی داڑھی نے کیا غضب برپا کیا۔ ہاں جتنی کوئی
روحانی رابطہ ہو تو بندی اس سے واقف نہیں
بندی عورت ذات ہے۔ داڑھی مردوں کے منہ پر
نکلتی ہے مجھ بیچاری کو اسکا تجربہ نہیں۔ میری سمجھ
میں نہیں آتی کہ بے داڑھی ... (...)
ناقص العقل ہوتا ہے۔ یورپ والے داڑھی منڈا کے
ناقص العقل گروہ سے مشابہت پیدا کرتے ہیں کسی
عقلمندی کا ثبوت نہیں دیتے۔
وہ تو ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ ...
بھی نہیں مردوں کا ہے ...
ہر ... داڑھی والے ... بیچارے تمام ...

بے چارے ... کرتے رہتے کوئی بال انکے ...
اُنکے علاوہ داڑھی مونچھ ...
میں جب آئے تو داڑھیاں ہونٹوں میں ...
اور منہ آئی۔ کیا اب زمانہ ...
ہو گئے ہیں جو داڑھی سے عاجز ہیں؟
جب تک شخص پر داڑھی تھی ... رنگ
اپنے بیچارے ہوتے تھے کہ ... اور آگ کے دنیا میں
گھس جاتے تھے۔ جب سے داڑھی مونچھ کا صفایا
ہوا ہے اخبار بھی ... سے کوئی ...
نہیں رکھتے جس طرح عورتیں ...
گالیاں دیتی ہیں اسی طرح یہ مرد ...
دشمن پر گالیاں برساتے ہیں۔ ہماری گالیاں ...
اُنکی گالیاں ایک ہی قبیل ...
... ہماری گالیاں ...
ہیں۔ ...
... ہوتی ہیں

الحق زخم دہاں کنند ...
زخم گوئی جاں ستاں نہ کند

آغا ... غیر مسلموں کے داڑھی کے
باقی رکھنے میں کتنا اہتمام کیا ہے۔ ... وقت
تھے اور نہ عقلمند ... داڑھی اسلام کے واسطے کوئی
ضروری نہیں ... سمجھا تھا ... اسلام
... مسلمان ایک چیز کو اپنے واسطے جیسے ضروری
سمجھتے ہیں ... خیال ...
... سلاطین ... ایک بادشاہ تھا
... داڑھی رکھتا تھا ... باغ کی سیر کرنے ...
تو داڑھی کی جھاڑی میں ... گھس گیا ...
تک اسی مصیبت میں ... کسی ... نکلنے کی
... نہ پائی آخر ... مصیبت ... تب معلوم ہوا
کہ حضرت داڑھی میں ... پھرتے ہیں۔ ... نے
... بادشاہ سلامت کا ...
پھر بھی داڑھی بدستور باقی رہی ...
یورپ کا بادشاہ ہوتا تو اسی وقت ...
آغا تمہیں ...
عظیم الشان ... اہتمام ...



نغمۂ صبحگاہی

ہم خیال:

مستی:- ایسو برج کے کیا تم ہی ہو اجارہ دار؟

انگلستانی:- خود غرضی پیچ آن - آں - گاڈ ڈیم بار بار - ایسو برج کے کیا تم ہی ہو اجارہ دار..... آں؟

غداری:- مورتی آگیا کے کرتو نار مار

تعصب:- سبھا پٹ لیتو بار بار - جنگل میں دیوں اجار ہجار

روحانی:- تم ایک ایک ہم چار چار - ایسو برج کے کیا تم ہی ہو اجارہ دار

دیکھا ہے کہ حجام اور غلام کی عزت سے شکایت ہوئی تو وہ چیز بھی باقی نہ رہی۔ عورتوں کے سر اور مردوں کی داڑھی منڈوانے سے تعلق رہیں پر اب نہیں پھر اگر وہ ایک پیشہ و فن ضرور ہے۔ دیکھو تم اور تمہارا باپ ہے ظاہری یہ وضع اور قوم جو باطنی وضع ہو پیشہ وروں کی باطنی وضعداری ہے کہ باطن کا پھر کر دکھلاتا ہے۔ چیزوں میں وضعداری کا پاس نہیں کرتے۔ تمہاری پیشہ ایشیاروں کی باطنی وضعی ہے کہ تم اپنے وطن کی محبت سے خالی ہو اور ہمارے اوراق اختیار کرتے ہو جس سے وطن کی نوٹ بک رہی ہے کسی تراش خراش کے مہیا ہونے کی حیثیت سے اولیٰ مرکز نہیں تم وضع اور فیشن کے ساتھ اپنا ضمیر بدل ڈالنے کی کوشش کرتے ہو اسلئے مجرم ہو۔

خیر مجھے اس سے کیا آپ کے مگر اس دور میں جب ان نے فن کے دریا بہائے اور رہبر کا پیچھے اس ہوش سے ادا ہیں جس نے پیچھے بٹھا رکھے ہیں ہر پاکر ہا جنت رفیق معاذ خودار خودغرض اور تماشا گر کہ نئی وضع وطن فراموش فیشن پر قوم کو فدا کرنے والے دونوں پھانسی کے قابل ہیں۔ جو لوگ تمہاری طرح سوال کرتے ہیں کہ تم جو وضع پسند ہو وہ میرے متعلق نہیں جانتے ہو جو کوئی آتے ہیں کہ استرے سے سر منڈنے اور نوجوانوں کی داڑھی پر ہاتھ کرے وہ انسان ہی کب ہے جو اسے کوئی جمہور کا مصلح سمجھے۔ وضع اور فیشن جو لئے اور اختیار کرنے میں غلطت مختار ہے۔ وہ مجبور کیسا؟ مجھے دیکھو ذرا پیچھے دو سو دفعہ نو فقرہ کی کیا چل بازی اسراری کا رواج ہے۔ خدا کے نیچے ہم تم بھی پہنو داڑھی چو تراش کر پہنتے پیدا ہی ہو ہوا بھی۔ غلط وسعت کی گرفت وہ لوگ اور اپنے سامنے کا رعب بٹھا کے تمہیں بتاؤں۔ اور بلند میں تو میں جا ہی رہا ہوں ایسی عمدہ ساری دنیا کو شہر میں کسی کے پاس نہ تھے۔ میں نے کہا نواب کی وضع ایک اس کا باپ ایک۔ جیتے ہیں کون کفن میں پہنے۔ آقا تم سے تو میں پرانا ہی ہی کی نئی وضع کا پاس کرو ہے۔

چلتے وقت ایک نصیحت اور بھی ہو ہندوستان ...

پھر لوگ قتل ہو جاتے اور برطانیہ کی حکومت پر اگر یہ الزام ہے کہ مجبور بہشتی بچہ کا ساتھ دیا اور ہم کو یہ خیال ہے اس ہنگامے کی بہت بڑی سیاسی کھیل کھائی ہوشیار چالاک سیاسی سرکار کو کیا کرے گی گر تم تو کار آگاہ ہو؟ شاہ بھی جگہ پر خیال کر کہ یہ بیٹھے جانے والے کوئی جان رکھتے ہیں تو آقا یہ مجبور ہے۔ جب تم کا جیسا کہ ہم قوم ہو اور حاکم ہونے کے لیے سقہ بچہ کا پال پیدا کرتے تو یہ بیچارہ ہے یہ خاص صفات سے کیا نفع ہو سکتے ہیں ان کے واسطے تمہارے طفیل میں پیشہ کا بھیتی سے اور ہم بڑھا کر اور پیٹ پالنے کا نیا زریعہ نکل آیا ہے۔

برطانوی حکومت اپنے نفع نقصان کو خوب جانتی ہے اور سے زیادہ سمجھتی ہے۔ اور یہ جو تم جانتے ہوئے بھی آج تمہاری حالت میں قتل ہو جاتے ہیں کل انھیں بہشتی بچے کو خلیفۃ المسلمین کا خطاب دے کے اس کی مدح خوانی کرینگے فرماتے ہیں کہ دو دو میں ہے جیسا طرح نکالا جاتا ہے۔ انھیں سجدہ کرنے لیے جیسا ایک قوت پاندر رکھنے والے کی خواہش رہتی ہے۔ بہشتی بچہ ابھی تمہارے پیچھے سرداروں کی پوشاکی ایمان سے نکال رہا ہے اس کام سے فراغت پانے کے بعد اس کی سعادت آنکھی آمین کھینچنے والے پاک ذات شہروں کی طرف پتا کھانے کی دقت آنے والے سقا والملۃ والدین ہو اور غازی ہو تو تھا کہ اسلام کے اخلاص والتوحید حضور ... ہر جنسی حبیب اللہ خان کہتے انھیں زبانوں کو من لینا ہو سے بچا سقہ کہتے ہیں۔ آج انھوں نے تمہارے ہر ایک میں لا کھی مسلمانوں پر جہاد کرنے کے لیے کر کس بچہ کیا نصیب؟ یہ ترکش میں دو تیر نہیں۔ خان بہادر آتے ہیں وہ کل یہی کہیں گے کہ یہ خونریزی ہے۔ تخت کا اہل ہونا میراث نہیں۔ الملک للہ والحکم للہ بہشتی حضرت خادم کے خادم حبیب اللہ کو بس سقا و اللہ رسول اللہ کی ساری صفتیں اس میں موجود ہیں ع

خاک شرے برانگیزد کہ درد عیز باشد

سوداور اس کے ساتھ لنکا کھیل میں گرفتار ہیں۔ خدا حافظ آئیندہ ... فقط اہل اسلام کے اندر صحبت آپ ساتھ چلا جاوے۔

سقہ کا خدا حافظ

مولانا بیخ کی نوٹ بک

غلام اور بچہ سقہ

آج میاں بہشتی کی حکومت جو افغانستان میں ہو گئی تو اہل عالم متعجب ہیں مگر تاریخ بتاتی ہے کہ حکومت کوئی ان کے باپ سے کے پیدا نہیں۔ جیسا مسلمانوں کی عجیب و غریب سیاست نے ہی اس قسم کے واقعات ہم آنکھ کر چکی۔ ب ہے ایک شہ کا ذکر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ خلیفہ عبدالملک بن مروان کا عہد ہے۔ انھوں نے ہیں کہ مکہ کا گورنر عطا ابن ابی رباح تھا غلام۔ یمن کا گورنر طاؤس بن کیسان تھا غلام۔ مصر کا گورنر یزید ابن ابی حبیب تھا غلام۔ شام کا گورنر مکحول دمشقی تھا غلام۔ جزیرہ کا گورنر میمون بن مہران تھا غلام۔ خراسان کا گورنر ضحاک ابن مزاحم تھا غلام۔ بصرہ کا گورنر حسن بن ابی الحسن تھا غلام۔ صرف کوفہ میں ابراہیم نخعی ایسے تھے جو ایک قبیلہ کے سردار تھے۔ باقی جس صوبہ میں دیکھو ایک غلام ڈٹا ہوا ہے۔ میاں بہشتا کسی کے غلام نہیں صاحب عزت و قوت، شجاعت و سیاست ہو سیاں ہیں ۲۲ مسلک در یوں ... کرتے اور خود الحسن نے اورنگ خلافت پر جلوہ گر ہو کے تو اعتراض کیا جاتا ہے۔ مسلمان کیوں پھنستے ہیں ع

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

میاں بہشتا کے کندھے پر مشک کا اگر نشان پڑا ہوا ہے تو کیا انھیں لنگڑا کا کسی طرح سمجھنے کی ترقی کا اصلی سبب بیان کرنا نہیں آتا۔

نقل ہے کہ ولی لنگڑے کندھے لے کر وجود کی جب جوش میں آتا ہے تو کہا اور ہشتی نہیں رکھتا کسی وجہ سے و لنگڑے صاحب خوب ہو گئے مگر کندھے پر بھی تو ڈولی اٹھانے کے نشان موجود تھے تو لوگ انھیں لنگڑوں کو ستانا ہے۔ پہلے تو کہار تھے اللہ نے ان کو جہاز سے ہوا جو کر دیا ہے اور کہار افغان کرانے کی خدمت سے مستعفی ہو گئے۔ یہ وہ شان کرتے ہے تھے اور حقیقی کا لنگڑا کی سند ہے اور اپنے کندھوں کے نشانوں کی حفاظت پر غور کر رہا تھا۔

لنگڑے اسی کا اندازہ ہے "دیکھا دیکھتا ہے" ؟

کہا رہ یہ لکھنؤ سرکار کے کچھ پیرا کن سعادت کی پنشن کس
دکھیا ہے ؟ ؟
لکھنؤ: تو کیا کہیں مل گئی ہے پرچہ بہت رہیں، رکاب
روانی کے لئے بچے گئے کہیں ہیں گھوڑے پر چڑھے
سے رکابوں کے تسموں کا لٹکانا کیا۔
میاں بیشتر لکھنؤ کے مسلمین حضرت بادشاہ سلامت کیا
ہم سنا تھا جو شہنشاہ نے خود ہی ارشاد فرمایا۔ بلکہ بعض ایسی
کم خواہ مخواہ بیچے جاتے ہیں۔ کیسے آپ چھپتے ہیں
کون ؟ خدا نخواستہ آپ کے کان سے پھر تو کوئی بال
کے کٹے نہیں ہیں ؟

سقو کا حامی نائی

ایک نامہ نگار نے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک قوم کے نائی صاحب بچہ سقو کی حمایت میں بہت مبالغہ کرتے اور بال کی کھال نکالنے کی جانب بہت شغل رکھتے ہیں خدا نے چھوٹی سی زبان دی ہے بے مروت ٹپ ٹپ چلتی ہے بولتی ہے اور نائی کا۔ سائل بھی ہیں ہے جو خواہ مخواہ بچہ سقو کے شیدا ہیں۔ اگرچہ نہ جانتا ہے اسکی حجامت بنانے ؟

نامہ نگار صاحب کی فرمائش تعمیل کے قابل ہو ہم سے نہیں ہو سکتا کہ اصلاح دینا ہر نائی کا فرض منصبی ہے۔ نائی کسی قوم کا نام نہیں پیشہ کا نام ہے۔ ہندوستان میں قوم بندی باعتبار پیشہ بھی ہے باوجود اس کے ہر پیشے کے علاوہ بڑے بڑے آدمی اسی پیشے کے مالک ہوئے ہو نے کر دن جہاں تک نائیوں پر ہاتھ پھیر دیتے ہیں تو بچے کے بال بھی تو بنا تے ہیں انکی چوٹیاں بیویوں کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ نائی انکے کان کبھی ادھر پھیرتے کبھی ادھر پھیرتے کبھی دوسری طرف گھماتے ہیں، اور یہ بول نہیں کرتے یہ عذر اطاعت فرماتے ہیں جو کچھ انہیں بہت مرتبہ کھیتے ہیں یہ اچھی بات نہیں۔ دوسرے یہ کہ علیحدہ رسہ کی چوری کی کوئی بات حضرت کانسٹبل نہیں آسکتے کوئی لے گا تو ذرا دوڑ دھوپ کرے آپ بھی جو نہ ہو تو کیجئے نائی سے کیوں الجھ رہا ہے کے بھروسہ حجام طاہر بال پکڑ لیجیے۔ چوتھے یہ کہ جو نائی علی خلیفہ وقت ہو ہے یا ہم یہ کہ نائی ہوا حرکت

نائی حضرت مامون رشید کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ جب کہ حضرت ابا آپ مامون کا چہرہ بنا رہا تھا ہے کہ خلیفہ پر سنی کو خلیفہ نے گھور جیال گرانی نائی نے کہا حیدر مشہور بیان ہے کہ ایک صاحب نے خلیفہ نے دنیا بنانے کا حکم دیا خلیفہ نائی صاحب بال چگرتے ہی سوال داغ دیا۔

نائی: حضور نے شاہزادہ مامون کو کچھ ملک دیتی ہوں نہ کر دیا اور جہاں سے کیوں مقرر فرمایا ؟

خلیفہ: آپ حجامت کیجیے جواب دیا جائے گا۔

نائی: حضور تو جعفر وزیر کی گردن مارنے میں کیا مصلحت تھی ؟ ؟

خلیفہ: اسکا جواب بھی حجامت سے فرصت ہو جانے کے بعد عرض کروں گا۔

نائی: مرضی حضور۔ یہ جانب غربی ایک فرسنگ کے فاصلے پر گاؤں ہے جہاں خلیفہ ہارون الرشید اکثر جہاں مقیم رہتے تھے رہنے کے قابل جگہ نہیں۔ بغداد کے عالی شان محل چھوڑ کے حضور نے اس کو رہنے میں کیوں قیام فرمایا ہے ؟

اب خلیفہ کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا۔ سرور جلاد طلب ہوا کہ دربار سے ان حضرت کی عقل کے ناخن تو لیتا۔ کمبخت کی زبان قینچی کی طرح چل رہی ہے۔ سرور نے تین باتیں پوچھیں اور تینوں ایسی ہیں کہ اگر میرا باپ بھی پوچھے تو آج ہی نہ بتاؤں۔

بھلا بتائیے ایسے ہی نائی ایسے امور میں جب ایک نائی شخصی اختیارات سے بے خوف ہو کے دخل دینے کی جرأت رکھتا ہے تو آج جس انکے زبان و قلم کیا قابو ہے آجکل آزادی پیشتر سے زیادہ ہے۔ بہرحال بہ حجامت کسی کو حجامت بنانے دیجیے اپ جناب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

المختصرات

المختصر یہ کہ بمبئی میں جب ناخلف جہاں حجامت سواری بادشاہ جلال امیر الدولہ کی تخت نشینی سے گھبرا کر فرمانا ہو تو سلطنت کا جامہ سکوت نہیں کوئی تعجب نہیں کہ مشرق شاہ افغانستان دشمن کی تمام آنکھوں کی تخت نشینی جمعہ کے

تہذیب کی جانب چلاتے ہو تہاں کو ترجیح دینا پسند نہیں اور حضرت کی طرح ہیں پہروں کی سیر فرما ہیں وہاں امیر علی خان ایرانی اور سابق مہاراجہ ندور کی کے گستاخ ان تہذیب سے بچا ہیں تنگی کی داد بنگلہ کابل کا جاگ کر ہندوستان میں ہے گو سے تمہاری سے علاقہ رہا ہیں ہے۔ پھر دونوں بادشاہ کے قابل ہو جانے سے سرورت نہیں۔

المختصر یہ کہ نیا مدنش افغانستان رہتے ہیں۔

حاجی محمد علی صاحب اور حضرت لطیف علی شاہ دمشق میں کسی اخباری وکیل رہائش ہو سے فرمایا کہ ملا صاحب اور نہیں ہیں اسلام نہیں لکھتا ہیں ہو اسلام دل سے تعلق رکھتا ہے۔ دیکھئے کب حاجی صاحب اسلام کے رنگ میں تھے ہر نئے کی مخالفت ہیں فرماتے ہیں حت اختلاف ہے۔

المختصر یہ کہ رئیس احمد دیاری ہر کسی رفتار دوں نے خدا جانے کیوں منتظم بہت رکھا ہے جہاں رومیا کی دوا جاتے ہیں وہیں سے بھی ہے چلو ہاں کوئی ما جرت کیا خاطر نہیں ہے۔ اس اعتبار سے کہ تو جانتا ہیں نوجوان جو تلاش کر کے اپنے عمل نہیں بیچیں سلیم اپنے عقلوں سے اتفاق ہو گیا کہ حقیقت دانش خیال نہیں کرتے کہ اس سے کی گروش جسمی کو کوئی ایسی حرکت سرزد ہو گئی ہو اس سے بھی زیادہ تیرے کو تو اسکا عذاب انہیں رفتار والوں کی گردن پر ہو گا۔ صاحب پہلے جا بیٹھے یورپ اور وہاں سے کوئی پر ہیز کیا دلوں کی ہیں لے آئیں گے جیسے چاہیں اور اس وسعت پر نکاح کرنے گی کہ جو اولاد ہندی تمہارے سر ہو دیکھ دیتی گئی تو کیا بنے۔ آخر ان حکومت کی جو کی کو فرض نہیں جہاں جھنجھٹیں ہیں۔ پڑے وہ کسی کے پرائیویٹ یا اندرونی معاملات میں کب دخل دیتی ہے ؟ ! اللہ انکے عزم جانے پر رحم کرے۔

المختصر یہ کہ مزاج خانہ اداد ۔ ہیں کی اخلاقیات خواہ مخواہ دیر ہو تی ہے اور مسلمانوں کی تحریریں ہیں۔ اتنا خیال نہیں فرماتے کیا اگر کوئی باتیں تو کیا خفا لوگوں کا خیر ہو گی۔ تحریر یاں بڑے علم سے چارا تجاوز نہیں سکتا ۔ ۔ ۔ تحریریں ہیں کو کیکن

۔۔۔ [illegible]

شرطیہ علاج!   شرطیہ علاج!!   شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا [illegible] ... دام پانچ روپیہ (صہ)

وسمہ کھانسی کی اکسیر دوا اگر آپ ... [illegible] ... دام پانچ روپیہ (صہ)

سفید   بال   جڑ سے   کالا

اگر آپ کے ... [illegible] ... تو ہیئر تیل ... [illegible]

کالا سے گورا [illegible] ... دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر [illegible] ... دام ساٹھ روپیہ ...

بجلی کی گولی [illegible] ... (صہ)

طاقت کی دوا قوت مردانگی ... [illegible] ... دام پانچ روپیہ (صہ)

پتہ:- جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری - دربھنگہ ۲۶

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے

[illegible] ... سکھ سنچارک کمپنی متھرا ... [illegible]



روز نئی ہمت اور عمر زور سے بڑھیے

لیکن کدھر
ڈاک خانہ کی طرف
بس سپے

[illegible] ... پڑے گا

[illegible] ... آنگرہ چام نگر ... [illegible]

بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible] ... سکھ سنچارک کمپنی متھرا ... [illegible]

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

دوروغ کیسری [illegible]

ملنے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو۔ پی

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۸ء

[illegible] ... قیمت ... محصول

المشتہر: مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۳
اودھ پنچ لکھنؤ ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء　　رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۳　　جلد چھپنویں

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس [illegible] اودھ پنچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے [illegible] کے جملہ حرکات کا غذ پر لینے کے قواعد سکھ

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

سیاحت طریف
یعنی
منشی سید تجمل حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامۂ عراق
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] مجلسی
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لیکے زمانۂ حال تک صدہا استادانِ فن کی گائکی ادا انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ہے ایک معمولی ہارمونیم یا ستار کی سے کام نکال سکتے ہیں اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے انکو بہم پہنچایا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔　　المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔